© rasailojaraid.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین

بعض نئے دانشوروں کی پرانی اپج .... اردو میں اذان و نماز

برسوں پرانا ایک سوال سیکولر کے حامیوں کی جانب سے دہرایا جارہا ہے کہ نماز اردو میں ہوجاتی ہے یا نہیں۔ اقبال کے خطبات میں سے ایک خطبہ جو خطبہء اجتہاد کے نام سے موسوم ہے اس میں بھی ایک ترکی "شاعر کے اجتہاد" کے حوالہ سے ہلکا سا اشارہ موجود ہے کہ آیا ترکی یا بربری زبان میں قرآن مجید پڑھا جاسکتا ہے، اذان دی جاسکتی ہے؟ (اور ضمنا یہ بھی کہ آیا ترکی یا بربری زبان میں نماز ہوجاتی ہے)

ہمارے معاشرے میں بھی (لادین اتاترک اور سیکولر ترکی سے متاثر) بعض دان شور اس نقطہ نظر کے حامل اور مبلغ رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ جو یہ دان شوری بگھارتے پائے جاتے ہیں کہ اردو (پنجابی ر پشتو) میں نماز ہوجاتی ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نماز اللہ کی حمد وثناء ہے اور اللہ سے دعاء کرنا ہے اور اللہ ہر زبان سمجھتا ہے اور ہر زبان میں سنتا ہے۔ ان کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ نمازیوں کی ایک ... تعداد ان عربی کلمات کا مفہوم نہیں سمجھتی جنہیں وہ نماز میں پڑھتی ہے۔ ایسی نماز تو محض ایک رسم ہوگی جس میں نہ سرور ہے نہ حضور۔

دونوں دلیلیں بظاہر ایک عام آدمی کو اپیل کرتی ہیں لیکن حقیقت میں غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ نماز صرف اللہ کی تعظیم و تقدیس اور اللہ سے دعاء کرنا ہی نہیں، یہ ایک فرض عبادت ہے جس کا طریقہ مقرر ہے اور اگر اس عبادت کو اس خاص طریقہ سے ادا نہ کیا جائے جو اسلام کے احکام اور تعلیمات میں بتایا گیا ہے تو یہ فرض عبادت ادا نہیں ہوتی۔ بالفاظ دگر نماز کی چند شرائط ہیں اور چند ارکان یا فرائض۔ اگر ان شرائط یا ارکان میں سے کوئی ایک بھی نہ پایا جائے تو نماز نہیں ہوتی مثلاً نماز کی ادائیگی کے لئے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے، جسم پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے دھونا پھر غسل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واجب یا وضوء، یا پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تیمم کے ذریعہ پاک ہونا۔ چنانچہ اگر کسی نے وضو کے بغیر نماز پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ ہاں البتہ وہ بغیر وضوء دعاء کرسکتا ہے اور اللہ چاہے تو اس کی دعاء قبول ہوسکتی ہے مگر اس کی نماز ادا نہ ہوگی۔ اسی طرح قیام بھی نماز میں فرض ہے بلا عذر بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھی تو نماز ادا نہ ہوگی اگرچہ وہ بیٹھ کر یا لیٹ کر یا کرسی پر بیٹھ کر دعاء کرسکتا ہے۔

قرآن مجید کی قراءت بھی نماز کا ایک فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور قرآن مجید کا، ترکی یا اردو میں یا پنجابی ترجمہ، قرآن نہیں۔ بلکہ ترجمہ قرآن ہے۔ یہاں تک کہ متبادل عربی الفاظ میں قرآن مجید کے مفہوم کی ادائیگی بھی قرآن نہیں۔ لہٰذا اگر کسی نے اردو میں یا ترکی میں نماز پڑھی تو قراءت قرآن کا فرض ترک کرنے سے اس کی نماز ادا نہ ہوئی ہے اور یہ ایسا ہی ہے گویا اس نے نماز نہ پڑھی۔

ان کی دوسری دلیل میں بھی کوئی وزن نہیں۔ تعجب کرنا چاہئے اس بندہ پر جو اپنے خالق ومالک کی بارگاہ میں نماز کے لئے حاضر ہوتا ہے اور چند کلمات جو اسے پڑھنے ہیں ان کا مفہوم جاننے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا ایسے آدمی پر افسوس ہے۔ یہ اس کی طرف سے بہت بڑی کوتاہی ہے۔ اسے چاہئے کہ خود کو بدلے نہ کہ اس سستی اور بے حسی کی وجہ سے نماز کا طریقہ بدل دیا جائے۔

جہاں تک نماز میں قرآن مجید کے علاوہ دیگر تسبیحات پڑھنے کا تعلق ہے تو اگرچہ یہ فرض نہیں مگر ہر مسلمان کو اس کا احساس ہونا چاہئے کہ یہ کلمات اللہ کے رسول ﷺ کے سکھائے ہوئے ہیں ان سے عقیدت اور محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ان ہی کے سکھائے ہوئے الفاظ کو پڑھا جائے (اور ان کا مفہوم بھی سمجھا جائے) ان الفاظ سے زیادہ بابرکت الفاظ اور کیا ہوسکتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ایک صحابی کو ایک دعاء سکھائی جس میں **ونبیک** کا لفظ تھا صحابی نے اس دعاء کے الفاظ کو دہراتے ہوئے لفظ **ونبیک** کو **ورسولک** پڑھا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہی لفظ کہو جو میں نے بتایا ہے۔

معلوم ہوا نماز اسی طریقہ سے ادا کرنی چاہئے جو ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے۔ اس طریقہ کے علاوہ یا اس میں کمی بیشی کے ساتھ نماز ادا کی جائے تو نہیں ہوتی۔ اور نبی ﷺ نے ایک آدمی کو جس نے صحیح طریقہ سے رکوع، سجود نہیں کیا تھا سرزنش کرتے ہوئے فرمایا (دوبارہ) نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں ادا کی۔ (ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)

☆ فقہ: کیا ہے؟ احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا فقہ ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماہِ ربیع الاول کا ایک فکر انگیز خط

بہاولپور سے جناب پروفیسر مولانا حافظ عون محمد سعیدی صاحب نے ایک خط ہمیں لکھا ہے جو خاصا طویل وعریض ہے اور نہایت فکر انگیز بھی۔ ہم ان کا پورا خط تو شائع نہیں کر پائے تاہم اس کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں: "........................الحمدللہ پاکستان میں جتنی محافل اہل سنت کی ہوتی ہیں اتنی کسی بھی دوسرے مکتب فکر کی نہیں ہوتیں۔ یہ تمام محافل ہمارا سرمایہ ہیں اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنے اس سرمایہ کا مکمل طور پر ضیاع کر رہے ہیں۔ ان محافل سے جو خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے چاہئیں وہ قطعی طور پر ناپید ہیں۔ اگر ہم اپنی محافل کا قبلہ درست کرلیں تو ایسے زبردست نتائج برآمد ہوں کہ دنیا ششدر رہ جائے۔ آج ہماری محفلیں تو عروج پر ہیں مگر ان سے مقصدیت کلیتاً ختم ہوچکی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی محافل کو بامقصد اور باوقار بنانے کی کوشش کریں بے مقصد محافل کا تو بند کردینا ہی بہتر ہے۔

ہماری محافل کا بنیادی مقصد اصلاحِ معاشرہ ہونا چاہئے محفل کے انعقاد کے بعد یہ سوچ کر خوش ہونا کہ اس میں لوگوں کی اتنی اتنی تعداد شامل ہوئی بالکل عبث بات ہے۔ سوچنا تو یہ چاہئے کہ اس محفل سے کتنے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ اسلام کا پیغام کتنے دلوں میں جاگزیں ہوا؟ علم وعمل اور اصلاح وتبلیغ کو کتنا فروغ ملا؟ ایمانی انقلاب کتنی زندگیوں میں آیا؟ سنتوں پر عمل کرنے کا ارادہ کتنے لوگوں نے کیا؟ فکرِ آخرت کتنے لوگوں میں پیدا ہوئی؟

ہماری محافل کی بعض اہم کمزوریوں میں سے یہ ہے کہ محافل بروقت شروع نہیں ہوتیں، رات گئے بلکہ اذان فجر تک جاری رہتی ہیں، مستند علماء کرام کو کم ہی خطاب کا موقع دیا جاتا ہے، مقررین رٹے رٹائے موضوعات پر اکتفا کرتے ہیں، واعظین اصلاحی خطابات کی بجائے اپنی لچھے دار تقریر سے سامعین کو گرماتے ہیں، انتہائی ضعیف اور موضوع و باطل روایات بیان کرتے ہیں، پر تکلف کھانوں کا اہتمام کھاتے پیتے لوگوں کے لئے محافل میں لازمی ہوتا ہے، غریب غربا اس کھانے کی خوشبو بھی سونگھنے نہیں پاتے۔

ہمارے خیال میں ہماری محافل کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ مثلاً محافل کا دورانیہ زیادہ نہیں ہونا چاہئے، خطابات اصلاحی ہونے چاہئیں، موضوعات میں تنوع ہونا چاہئے، لنگر پر ہزاروں روپے خرچ کرنے کی بجائے دینی کتب کا لنگر تقسیم ہونا چاہئے۔ زینت محفل وڈیروں، مالداروں، کاروباریوں کو بنانے کی بجائے اہل علم کو بنانا چاہئے۔ اور نعتیں صرف علماء کے کلام سے منتخب کی جانی چاہئیں، لاؤڈ اسپیکروں کی آواز دل دوز قسم کی نہیں ہونی چاہئے جس سے لوگوں کے کان پھٹے جاتے ہوں اور جلسہ گاہ کے قرب وجوار کے لوگ بے چین ہوجائیں، اور ان کے آرام وسکون میں خلل واقع ہو، محافل باوقار ہونی چاہئیں..........................."

☆ اتر کوا قولی بخبر الرسول ﷺ ☆ حدیث شریف کے مقابل میرے قول کو چھوڑ دو (ابوحنیفہ) ☆

© rasailojaraid.com